السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک کمپنی میں میڈیکل ریپ کے طور پر کام کرتا ہوں، میرے شعبہ میں کچھ کمپنیاں ڈاکٹر حضرات کو خطیر رقم دیتی ہیں تاکہ وہ ان کی تیار کردہ دوائی مریضوں کو لکھ کر دے، کیا اپنی خریداری بڑھانے کےلیے ڈاکٹروں کو بھاری رقم پیش کرنا جائز ہے؟ اگر ناجائز ہے تو ایسی کمپنی میں ملازمت کرنا حلال ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ڈاکٹر حضرات شعبہ خدمت خلق کا ذریعہ اور باعزت وسیلہ کسب معاش ہے، لیکن افسوس کہ اس میں ہوس زر اور جلب مال کی بہتات نظر آتی ہے، بہت کم ڈاکٹر ایسے ہیں جو مریض سے ہمدردی رکھتے ہوں اور اس کی صحت وسلامتی کےلیے ان کے دل دھڑکتے ہوں، اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو مریض کی صحت کے بجائے اس کی جیب پر نظر رکھتے ہیں، لوگوں سے پیسے بٹورنے کےلیے ان حضرات کے ہاں کئی ایک مراحل ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سب سے پہلا مرحلہ مشورہ فیس کا ہے، اس کےلیے پہلے ٹائم لینا پڑتا ہے پھر اپنے نمبر کا انتظار کرنا پڑتا ہے، ان کے ہاں مشورہ فیس تین طرح کی ہے: 1) کلینک میں مشورہ فیس، 2) گھر جا کر مریض دیکھنے کی مشورہ فیس۔ 3) ایمرجنسی مشورہ فیس۔

دوسرا مرحلہ ٹیسٹ رپورٹ کا ہے، مریض کو مختلف قسم کے ٹیکے لکھ دیئے جاتے ہیں اور مخصوص لیبارٹری سے ٹیسٹ کرانے کی تلقین کی جاتی ہے، جتنے مریض لیبارٹری پر جائیں گے، اسی حساب سے شام کے وقت ڈاکٹر صاحب کا کمیشن باعزت طریقہ سے گھر پہنچ جاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ دوائی لکھ کر دینے کا ہے، ادویات تیار کرنے والی بڑی بڑی کمپنیاں، ان سے رابطہ کرتی ہیں اور انہیں خطیر رقم یا بہترین ہوٹل میں قیام وطعام اور سیر وتفریح کی پیشکش کرتی ہیں تاکہ ڈاکٹر صاحب ان کی تیار کردہ ادویات مریضو ںکو لکھ کر دیں۔

چوتھا مرحلہ اپنے پاس سے دوائی دینے اور ڈرپ لگانے کا ہے، مختلف کمپنیوں کی طرف سے بطور نمونہ ادویات ان کے ہاں موجود ہوتی ہیں، جن پر لکھا ہوتا ہے کہ ان کی خرید وفروخت ممنوع ہے اس کے باوجود ان کی قیمت وصول کر کے جیب میں ڈال لی جاتی ہے۔

پانچواں اور آخری مرحلہ آپریشن کا ہے، مریض آپریشن تھیٹر میں لیٹا ہوتا ہے دوسری طرف لواحقین کی دوڑ لگائی جاتی ہے کہ فلاں دوائی لاؤ، فلاں ٹیکے کی ضرورت ہے، اس قسم کی اکثر ادویات دوبارہ میڈیکل سٹور پر پہنچ جاتی ہیں، بہرحال ہمارے معاشرہ میں یہ پیشہ کالی بھیڑوں کی وجہ سے خاصہ بدنام ہو چکا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔'' [1]

ہمارے رجحان کے مطابق میڈیکل کمپنیاں جو ڈاکٹر حضرات کو رقم یا سیر وتفریح کی پیشکش کرتی ہیں، یہ ایک رشوت ہے جو ان کی خریداری بڑھانے کےلیے پیش کی جاتی ہے، ڈاکٹر حضرات بھی اس نمک کو حلال کرنے کےلیے ایسی ادویات لکھ دیتے ہیں جن کی مریض کو قطعاً ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ جب ڈاکٹر مریض سے مشورہ فیس وصول کرتا ہے تو اسے مریض کے ساتھ ہر لحاظ سے ہمدردی کرنا چاہیے، اگر ڈاکٹر کو کوئی کمپنی بطور رشوت کسی چیز کی پیشکش نہیں کرتی تو ایسے حالات میں میڈیکل ریپ کے طور پر کام کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن عام طور پر اس قسم کی پیشکش اپنے کارندوں کے ذریعے کی جاتی ہیں، اگر اس سے اپنے دامن کو محفوظ رکھا جاسکتا ہو تو میڈکل کمپنی میں ریپ کے طور پر کام کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح مسلم، الطب: ۵۷۳۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:486